سوال

(46) شراب سے بنے ہوئے سرکے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم نے پڑھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سرکہ کھاتے تھے، جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ سرکہ الکوحل سے بنتا ہے، جیسے اسپرٹ، وائن یاسانڈرسے بنا ہوا ہے۔ ایسے سرکے مسلمان کے لیے حرام ہیں یا حلال؟ اور رسول اللہ ﷺ کس قسم کا سرکہ کھاتے تھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کے جواب سے قبل ایک شرعی اصول ملاحظہ ہو اور وہ ہے استحالہ، یعنی ایک چیز کی حالت کا بدل جانا، چاہے وہ نجاست سے پاکی کی شکل میں ہو، جیسے ہر قسم کی کھاد جس میں گندگی ملی ہو اور اس سے پھل دار درخت کا اگنا یا جیسے مرغیوں کا گندگی کھانا اور پھر اس کا انڈے کی شکل میں تبدیل ہونا اور پھر طاہر چیز کا نجاست میں تبدیل ہونا، جیسے گائے بھینس بکری کا چارہ کھانا اور پھر اس کے نتیجے میں تین چیزیں حاصل ہوتی ہیں، گھروں سے خارج ہونے والا گندا پانی اگر عمل تطہیر کی تیجہ میں اتنا صاف ہو جائے کہ اس کے ذائقے، رنگ اور بو میں نجات کا کوئی اثر باقی نہ رہے تو اس پر پاک ہونے کا حکم لگا دیا جائے گا اور ایسے پانی کو وضو اور غسل کے لیے استعمال میں لانا جائز ہوگا۔

اب آئیے سرکے کی اصل کی طرف۔ سرکہ کئی چیزوں سے بنایا جاتا ہے، جس میں سیب، انگور، جو اور صنعتی الکوحل شامل ہیں بلکہ یوں کہیے کہ ہر اس سائل (مائع) سے بنایا جاسکتا ہے جسے عمل تخمیر کے نتیجے میں الکوحل میں تبدیل کیا جاسکے۔ پھلوں کے رس میں شکر ہوتی ہے۔ اس میں اگر خمیر لانے والا مادہ شامل کردیا جائے تو یہ الکوحل اور کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس میں تبدیل ہو جاتا ہے اور پھر ہوا سے آکسیجن کشید کرنے کے عمل سے ایسٹیک ایسڈ اور پانی کی شکل میں ایک نئی چیز وجود میں آتی ہے جسے سرکہ کہا جاتا ہے۔

سرکہ بنانے کے تین مراحل ہوئے: بنیادی ایک پاک مادہ تھا، جیسے انگور یا سیب، دوسرے مرحلہ میں اسے الکوحل میں تبدیل کیا گیا، تیسرے مرحلہ میں الکوحل کا اثر زائل کرنے کے بعد سرکہ میں تبدیل کیا گیا۔

اصول ستحالہ کی روشنی میں ہر قسم کا سرکہ جائز ہونا چاہیے کہ اس میں نشہ پیدا کرنے کا وصف باقی نہیں رہنا ہے، بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر شراب دھوپ میں پڑے رہنے کے باعث خود بخود سرکہ بن جائے تو جائز ہے لیکن اگر اسے جان بوجھ کر سرکہ میں تبدیل کیا جائے تو ایسا کرنا ناجائز ہے۔ یہ احادیث ملاحظہ ہوں:

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شراب کے بارے میں سوال کیا گیا کہ آیا اسے سرکہ بنایا جاسکتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔،، (صحیح مسلم، الاشربہ، حدیث، 1983)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ چند یتیموں نے ورثے میں شراب حاصل کی تو اس کا کیا کریں؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ''شراب کو بہادو۔،، انہوں نے پوچھا: ہم اس کا سرکہ نہ بنالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں!،، (سنن ابی داؤد، الاشربہ، حدیث: 3675، ومسند احمد: 3 119)

حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ جب شراب حرام ہوئی تو ہم نے نبی ﷺ سے پوچھا: میری کفالت میں ایک یتیم ہے جس کے پاس کچھ شراب ہے، تو آپ نے اسے بہادینے کا حکم دیا۔ (جامع الترمذی، البیوع، حدیث 1283:، ومسند احمد: 3 26)

ان احادیث سے یہ بات تو بلکل واضح ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس شراب ہو تو وہ اس کا سرکہ بنا کر استعمال میں نہ لائے۔ ایسی صورت میں ان لوگوں کو پیش آسکتی ہے جو سرکہ خود بنا کر اپنے استعمال میں لاتے ہوں۔

اس ممانعت کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ شراب تازہ تازہ حرام ہوئی تھی، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے شراب کی حرمت کو دلوں میں راسخ کرنے کے لیے اس بات کا حکم دیا کہ شراب کو بہا دیا جائے اور اسے سرکہ بنا کر بھی استعمال میں نہ لایا جائے۔ موجودہ زمانے میں سرکہ بنانے کا عمل شراب بنانے کے عمل سے بلکل جدا ہے۔ سرکہ کو سرکہ کی خاطر ہی بنایا جاتا ہے نہ کہ شراب کی فالتوں مقدار کو ٹھکانے لگانے کے لیے سرکہ میں تبدیل کیا جاتا ہے، اس لیے سرکہ کی کسی بھی قسم کے استعمال میں قباحت نہیں ہونی چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

حلال وحرام کے مسائل، صفحہ: 347

محدث فتویٰ